ڈاکٹر محمد جلال الدین
شعبۂ اردو بی۔این۔کالج
پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ

قومی یک جہتی کے فروغ میں ہمارا کردار

(What will I do for National Integration?)

قبل اس کے کہ قومی یک جہتی (National Integration) کے فروغ میں ہمارا کیا کردار ہوسکتا ہے، یہ وضاحت ضروری ہے کہ قومی یک جہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کیا ہے؟ اور یہ ہمارے لیے کیوں ضروری ہے؟ یہاں پر قومی یک جہتی کے تصور اور حقیقی خدوخال کو واضح کرنا ضروری ہے تاکہ کسی غلط فہمی اور خلطِ مبحث کا اندیشہ نہ رہے۔ قومیت اور یک جہتی دونوں مل کر ہندوستان کی تہذیبی، لسانی، تاریخی اور رنگی و نسلی رنگا رنگی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ زبان و ادب، رہن سہن، طرز معاشرت اور رسم و رواج میں اشتراک و یگانیت اور تہذیبی و ثقافتی مظاہر میں مماثلت قومی یک جہتی کی تشکیل میں معاون ہوتے ہیں۔ سیاسی اور قومی وحدت کا مفہوم انھیں مماثلتوں سے برآمد ہوتا ہے اور پھر ہندوستان کی مخصوص پہچان اور علامت، ''کثرت میں وحدت'' کا چہرہ ظہور پذیر ہوتا ہے، جو دراصل ہمارے ملک کی خوبصورتی ہے۔

ہندوستان جیسے کثیر مذہبی، کثیر النسل، کثیر ذات، کثیر علاقائی معاشرے میں قومی یک جہتی انتہائی ضروری ہے، جو متفرق نظریات و عقائد کے حامل ممالک میں سیمنٹنگ (Cementing) عنصر کے طور پر کام کرتی ہے۔ قومی یک جہتی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی بھی معاملے میں اختلافات نہیں ہیں۔ صحت منداور مثبت اختلافات قومی یک جہتی کے مفاد میں ہیں۔ اختلافات کے باوجود سب وہی قبول کرتے ہیں جو قوم کے وسیع تر مفاد میں ہو۔ قومی یک جہتی تمام شہریوں کو حب الوطنی کے جذبے سے سرشار کر دیتی ہے۔ نظریات و عقائد کے اختلاف کے باوجود ملک کے تمام افراد باہمی محبت اور بھائی چارے کے جذبے سے معمور ہوتے ہیں۔ اس طرح قومی یک جہتی ایک ایسا جذبہ ہے جو کسی بھی قوم سے تعلق رکھنے والے افراد میں یک جہتی اور حب الوطنی کی عکاسی کرتا ہے۔ نیز کسی ملک کے شہریوں کے درمیان ایک مشترکہ شناخت کو فروغ دیتا ہے، جس سے وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ سب ایک ہیں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں تنوعات کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ یگانگت اور احترام کا جذبہ رکھتے ہیں۔

ہندوستان قومی یک جہتی کی ایک روشن مثال ہے اور بہت کم ممالک ہیں جن میں ایسا تنوع ہے، جو اس ملک میں ہے۔ یہ ملک مختلف ثقافتوں، مذاہب اور برادریوں کا سنگم ہے اور پوری دنیا میں اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔ یہاں مختلف ذاتوں اور فرقوں کے لوگ، جن کا رہن سہن، ثقافت، زبانیں اور رسم و رواج بالکل مختلف ہیں، ایک ساتھ رہتے ہیں اور سبھی قومی یک جہتی کے دھاگے سے بندھے ہوئے ہیں۔ قومی یک جہتی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ملک میں طویل مدتی امن اور خوشحالی قائم ہو۔ یہ کسی بھی قوم یا معاشرے کی کلیدی طاقت ہے، اور اس کے بغیر معاشرے کی فلاح ممکن نہیں، اور نہ کوئی معاشرہ ایک آئیڈیل معاشرہ بن سکتا ہے۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ قومی یک جہتی کے فروغ کے لیے خاندان اور معاشرے میں یک جہتی ناگزیز ہے۔ جب تک گھر اور معاشرے میں یک جہتی نہیں ہوگی کسی قوم یا ملک میں یکجہتی ممکن نہیں ہے۔ قومی یک جہتی اور اتحاد سے ہی معاشرہ ترقی کرسکتا ہے، اور جو دیرپا امن اور خوشحالی کی طرف لے جاتا ہے۔ جب تک معاشرے میں اتحاد قائم ہے، قوم بھی مضبوط رہتی ہے۔ کیوں کہ ''اتحاد ہی طاقت ہے۔'' ایسے میں بیرونی طاقتیں ملکی سالمیت اور خودمختاری کو متاثر نہیں کرسکتیں۔ لیکن ٹھیک اس کے برعکس، جب بھی قومی یک جہتی میں دراڑ آتی ہے تو قوم کو کئی طرح کے بحران کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم اگر اپنی تاریخ کے اوراق پلٹیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی ہماری یک جہتی کمزور ہوئی ہے، بیرونی طاقتوں نے

اس کا فائدہ اٹھایا ہے اور ملک وقوم کو ناقابل تلافی نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تقسیم کی سیاست سے انگریزوں نے ہندوستان پر سیکڑوں سال حکومت کی ،لیکن جب ہندوستان کے لوگوں نے تمام اختلافات بھلا کر یک جہتی کا مظاہرہ کیا تو انگریزوں کو ہندوستان سے واپس جانا پڑا۔ جمہوریت کے استحکام، آزادی کے دفاع اور قوم کی ہمہ گیر ترقی کے لیے قومی اتحاد ناگزیز ہے۔ جب تک پوری قوم اتحاد و یک جہتی کے جذبے سے جڑی نہیں ہوگی، ملک میں کوئی ترقی یا معاشی ترقی نہیں ہوسکتی۔ اس لیے قومی یک جہتی کو فروغ دینے کے لیے قومیت کو فروغ دینا ہر شہری کا فرض ہے، اور اس کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط اور متحد قوم کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ذات پات، رنگ و نسل اور مذہب پر مرکوز چھوٹی سوچ کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے ایک وسیع تر مفاد میں ایک صحت مند اور پائیدار معاشرے کی تشکیل پر ہم سب کا زور ہونا چاہیے۔ اور اس کے لیے ہر شہری کی شراکت داری کو یقینی بنانے کی حکمت عملی پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

قومی یک جہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے مفاہیم اور اس کی اہمیت پر اظہار خیال کے بعد اس کے فروغ کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے جا سکتے ہیں:

سیکولرزم کا فروغ:

ہندوستان جیسے کثیر مذہبی معاشرے میں سیکولرزم کا جذبہ انتہائی ضروری ہے۔ یہ وہ جذبہ ہے، جس میں ملک کی عظمت، سالمیت اور ترقی کا راز مضمر ہے۔ اسی وجہ سے ۱۹۶۱ء کی قومی یک جہتی کانفرنس نے یہ تجویز پیش کی کہ کسی بھی سیاسی جماعت کو کسی بھی سرگرمی میں اختلاف پیدا کرنے یا مختلف ذات، برادری یا لسانی گروہوں کے مابین کسی تناؤ کا باعث نہیں بننا چاہیے۔ عوام کے ذہن میں فرقہ وارانہ ردعمل پیدا کرنے والی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی عائد ہونی چاہیے۔ مذہب کی بنیاد پر لوگوں میں بلا امتیاز سلوک کیا جائے یعنی مذہب کی بنیاد پر کسی بھی امتیازی سلوک کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے مساوات کے فروغ پر زور دیا جائے۔

ثقافتی اتحاد:

مختلف مکاتب فکر کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے، ہندوستان میں بین مذاہب تعلقات کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ اگرچہ یکسانیت نہیں، پھر بھی لوگوں میں اتحاد واقدار کا ایک مشترکہ تنظیم قائم کی جاسکتی ہے۔ قومی مقاصد ثقافتی اتحاد کو جنم دیتے ہیں، جو جزوی طور پر قوم کے جذباتی ہم آہنگی کے حامی ہیں۔

ثقافتی اتحاد کا حقیقی مقصد معاشرتی ترقی ہے، مطلب یہ ہے کہ ہر فرد اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کے اس معاشرے میں ایک فعال کردار ادا کرے گا، جس میں وہ سب کے لیے ایک محفوظ، مستحکم اور منصفانہ معاشرے کی تشکیل کر کے زندگی بسر کرے گا۔ قومی یک جہتی، معاشرتی مساوات پر مبنی ہے اور اس کے عروج کے طور پر انسانی ترقی ہے۔

معاشی ترقی:

معاشی ترقی میں علاقائی عدم توازن اور عوام کے کچھ طبقے کی شدید غربت، قومی یک جہتی کے حصول میں شدید رکاوٹیں ڈالتی ہے۔ پانچ سالہ معاشی منصوبہ بندی کو اپنانے اور متعدد سماجی و معاشی بہبود کے اقدامات کے باوجود، غربت ایک سنگین مسئلہ کی حیثیت سے بدستور جاری ہے۔ عوام کا ایک بڑا طبقہ قومی دھارے سے بہت دور رہتا ہے۔ معاشی ترقی کا مطلب ہے تمام لوگوں کی ترقی اور پوری قوم کی ترقی۔ مشترکہ قومی خوشحالی کو یقینی بنانے کے لیے اس سمت میں خصوصی کوششیں درکار ہیں۔ اور ملک کے ایک ایک فرد کو قومی دھارے سے جوڑنے کی پالیسی پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

تعلیم:

ناخواندہ اور غیر تعلیم یافتہ افراد قومی اتحاد کی اقدار سے آگاہ نہیں ہو سکتے۔ تعلیم فرد کی سالمیت اور اخلاقی قدروں پر اعتماد کو فروغ دے سکتی ہے

۔تعلیمی اتحادقومی یک جہتی کے جذبے کوفروغ دینے کے لیے بطورفورم(Forum) ایک اہم کردارادا کرسکتا ہے۔مختلف معاشرتی مسائل کا مطالعہ اورحل تعلیمی اداروں کوتفویض کیا جا سکتا ہے۔کالجوں اور یونیورسٹیوں جیسے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں، اساتذہ اورطلبا کا تبادلہ لیکچرز یا سیمینار ایک ادارے سے دوسرے ادارے میں میں منعقد کرنا قومی یک جہتی کوفروغ دے سکتا ہے۔نیز رسائل وجرائد کی اشاعت کے ذریعہ عوام میں تعلیمی،ثقافتی،معاشرتی اورقومی اقدارکوفروغ دیا جا سکتا ہے۔آج بھی کچھ ایسے رسائل واخبارات شائع ہورہے ہیں،جن کا ملک وقوم کی تعمیر میں اہم کردار رہا ہے۔انھیں میں سے ایک بلکہ سرفہرست ماہنامہ''تہذیب الاخلاق'' ہے۔یہ ایک''سوشل ریفارمر'' ہے،اوراپنی ابتدا سے ہی معاشرے میں تعلیمی،ثقافتی،معاشرتی اورمعاشی بیداری پیدا کرنے میں اہم کردارادا کررہا ہے۔

اسکولوں اورکالجوں میں طلبا کی نصابی کتب یا مواد کی صحیح جانچ کی جانی چاہیے تاکہ درسی کتب کوکسی بھی طرح کے فرقہ وارانہ رنگ سے بچایا جا سکے۔درسی کتب یااس میں شامل مواد کی صحت کا لازمی طور پرخیال رکھا جانا چاہیے تاکہ طلبا کے ذہن پرایک مثبت اورتعمیری اثر مرتب ہوسکے۔

سیاسی اورانتظامی اقدامات:

چونکہ ہندوستان ایک وفاقی جمہوری ملک ہے،لہٰذا اس کا ہرلحاظ سے انتظام وانصرام بھی جمہوری بنیادوں پرہونا چاہیے۔ہرنسلی،ذات،قبائلی، مذہبی اورلسانی جماعت کواپنی ثقافت اورروایات کےتحفظ اوراس کی ترویج کی آزادی ہونی چاہیے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ دونوں میڈیا ایجنسیوں کوقومی اتحاد پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے موضوع پرتعلیمی سیمینار اورتفریحی پروگرام کا انعقاد کیا جائے،نیز ثقافتی اکیڈمیاں قائم کی جائیں جواتحاد کی تحریک کومضبوط بنانے میں معاون ہوں۔نیز ایسے تمام اداروں اوران کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے جوجمہوری بنیادوں پرملک کی تعمیروترقی میں اہم خدمات انجام دے رہیں۔

غیرسرکاری تنظیمیں:

حکومتی اقدامات کے علاوہ،غیرسرکاری تنظیمیں،قومی یکجہتی کےعمل کومضبوط بنانے میں اہم کردارادا کرسکتی ہیں۔یہ تنظیمیں معاشرتی اصلاحات لانے اورعوام میں ذہنی وتعلیمی بیداری پیدا کرنے میں معاون ہوسکتی ہیں۔

عظیم محب وطن کےنظریات کی ترسیل:

قومی یک جہتی کےفروغ اوراس کےتحفظ کے لیےقومی یکجہتی کےعوامل پرخاص توجہ دینے کی ضرورت ہے،جیسے ہندوستان کی آئین،قومی علامات،قومی تہوار،قومی ترانہ،سماجی مساوات وغیرہ۔ہمیں ان عظیم محب وطن کی قربانیوں کو یادرکھنے کی ضرورت ہے،جنھوں نے قومی آزادی اور خودمختاری حاصل کرنے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔مجاہدین آزادی کے راستے اوران کےنظریات قومی یکجہتی کےفروغ میں اہم کردارادا کر سکتے ہیں۔نئی نسل کوان کی عظیم قربانیوں اورنظریات سے روشناس کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

خلاصہ گفتگو:

بحیثیت محب وطن، ہماری یہ ذمہ داری ہونی چاہیے کہ قومی یکجہتی کے اصول پر ہمیشہ کاربندرہیں۔ ہمارا ہمیشہ یہی موقف ہونا چاہیے کہ ایک دوسرے کے مذہبی معاملات میں کسی بھی قیمت پر مداخلت نہ کی جائے، دوسروں کے مذہبی جذبات کومجروح نہ کیا جائے، نیز مشترکہ قومی اور وطنی مسائل وامورمیں تمام قومیں اتحادواشتراک اورتعاون کا مظاہرہ کریں۔اسی میں ہمارے ملک اورتمام مذہبی اورقومی اکائیوں کی فلاح کا راز مضمر ہے اوراسی طرح ہمارا ملک ترقی کی وسیع شاہ راہ پرگامزن ہوسکتا ہے،اورنہ صرف برصغیر میں بلکہ عالمی پیمانے پر ہماراوطن اپنی شناخت مستحکم کرسکتا ہےاور کسی امریکی یابرطانوی صدرمملکت یا حکمراں کو ہمارے ہی ملک میں ہمیں یہ نصیحت کرنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ ''ہندوستانیوں کوفرقہ وارانہ ہم آہنگی کے اصول کومضبوطی سے تھامنا چاہیےاورہندو، مسلم، سکھ، عیسائی کے درمیان مساوات اور برابری کا معاملہ روا رکھنا چاہیے''۔